بسم اللہ الرحمن الرحیم

کام ہوجانے پر روزہ رکھنے کی منت مانی توکیا وہ کام ہونے سے پہلے منت کا روزہ رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھنے کی نذرمانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں ایک روزہ رکھوں گا پھر کام ہونے سے پہلے ہی اس شخص نے روزہ رکھ لیا توکیا یہ روزہ کافی ہوجائے گا یا جب منت پوری ہوگی اور کام ہوجائے گا توپھر سے ایک روزہ رکھنا ہوگا؟ سائل : (محمد عاقب، ملتان)

جواب

کسی شرط پر معلق کر کے (مثلاً بیٹے کے شفایاب ہونے کی شرط پر) اپنے اوپر کسی عبادت (جیسے نماز وروزہ) کولازم کرلینا نذر معلق کہلاتا ہے، اور ایسی منت شرط پوری ہونے سے پہلے لازم ہی نہیں ہوتی، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں کام پورا ہونے سے پہلے روزہ رکھ لیا تو وہ منت کا روزہ شمار نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوجائے گا، نیز جب مذکورہ کام پورا ہوجائے گا تو منت کی نیت سے دوبارہ ایک روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

نذر معلق کے متعلق کافی شرح بزدوی میں ہے :

”لو کان معلقًا لا یجوز الأداء قبل وجود الشرط؛ لأنه لم ینعقد سببًا کصوم السبعة في الحج قبل الرجوع“

ترجمہ : اگر نذر معلق ہو تو شرط سے پہلے اس کو ادا کرنا ممکن نہیں کیونکہ وہ بطور سبب منعقد ہی نہیں ہوئی جیساکہ حج میں واپسی سے پہلے سات روزے رکھنا۔ (الکافی شرح البزدوی، جلد3، صفحہ 1178، طبع : مکتبۃ الرشد)

تنویر الابصار ودرمختار میں ہے :

”(بخلاف) النذر (المعلق) فإنه لا یجوز تعجیله قبل وجود الشرط“

ترجمہ : بخلاف نذرِ معلق کے کہ اسے شرط کے پائے جانے سے پہلے ادا کرنا درست نہیں۔

(فإنه لا یجوز تعجیله) کے تحت ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :

”لأن المعلق علی شرط لا ینعقد سببا للحال بل عند وجود شرطه کما تقرر في الأصول، فلو جاز تعجیله لزم وقوعه قبل وجود سببه فلا یصح“

ترجمہ : کیونکہ کسی شرط پر معلق نذرفی الحال سبب نہیں بنتی بلکہ شرط کے پائے جانے کے وقت بنتی ہے جیساکہ اصول میں ہے، لہٰذا اگر پہلے ادا کرنا جائزہو تو اس کے سبب کے وجود سے پہلے ہی اس کا وقوع ہوجائے گا، یہ درست ہی نہیں۔ (تنویر الابصار ودرمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ 437، طبع : بیروت)

ہاں! ایسی صورت میں پہلے والے روزے نفل ہوجائیں گے، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے :

”إن کان معلقا بشرط نحو أن یقول: إن شفی اللہ مریضي، أو إن قدم فلان الغائب فلله علي أن أصوم شهرا، أو أصلي رکعتین، أو أتصدق بدرهم، ونحو ذلك فوقته وقت الشرط، فما لم یوجد الشرط لا یجب بالاجماع. ولو فعل ذلك قبل وجود الشرط

یکون نفلا“

ترجمہ: اگر نذر کسی شرط سے معلق ہو مثلاً یوں کہا کہ "اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے یا فلاں غائب آجائے، تو اللہ کے لئے مجھ پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے، یا دو رکعتیں پڑھنی ہیں، یا ایک درہم صدقہ کرنا ہے" تو شرط کے وجود کا وقت ہی اس کا وقت ہے، جب تک شرط نہیں پائی جاتی اس وقت تک بالاجماع یہ نذر لازم بھی نہیں ہوگی اور اگر شرط کے وجود سے پہلے ہی اس فعل کو کرلیا تو نفل ہوجائے گا۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ93، طبع: بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”(نذر) معلّق کہ میرا فلاں کام ہوجائے گا یا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ عزوجل کے لیے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا ہے۔۔۔ معلّق میں شرط پائی جانے سے پہلے منت پوری نہیں کرسکتا، اگر پہلے ہی روزے رکھ لیے بعد میں شرط پائی گئی تو اب پھر رکھنا واجب ہوگا، پہلے کے روزے اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتے۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ1018، طبع: مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0673

تاریخ اجراء: 30جمادی الاولیٰ 1447ھ/22نومبر2025ء